36872 ـ اولاد میں سے فقیر کو عطیہ دینا اور دوسروں کو نہ دینا

سوال

کیا والد کے لیے اپنی باقی اولاد کو چھوڑ کر صرف فقیر یا کام کرنے سے عاجز بیٹے کو مال دینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بعض اہل علم نے کسی بیٹے کو زیادہ مال دینے اور کسی کو نہ دینا اس وقت جائز قرار دیا ہے جب اس کا کوئی شرعی جواز پایا جائے، مثلا یہ کہ اولاد میں سے کوئی بیٹا معذور ہو، یا اس کا گھرانہ بڑا ہو، یا وہ طلب علم میں مشغول ہو اور کام نہ کر سکتا ہو، یا پھر ان میں سے کوئی بیٹا فاسق یا بدعتی ہو تو ایسے بیٹے کو مال کم دیا جائے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر وہ کسی بیٹے کی تخصیص اس معنی میں کرتا ہے کہ وہ اسے خاص کرنے کا متقاضی ہے مثلا کسی ضرورت کے پیش نظر اسے خاص کیا گیا ہو، یا پھر دائمی اور لمبے عرصہ تك بیماری کی بنا پر، یا اس کا گھرانہ بڑا ہونے کی وجہ سے، یا وہ طلب علم میں مشغول ہو، یا اس طرح کے دوسرے فضائل، یا کسی بیٹے کو عطیہ اس لیے نہ دے کہ وہ فاسق ہے، یا بدعتی ہے، یا پھر وہ اس عطیہ کو اللہ کی معصیت میں استعمال کرنے کے لیے مدد لےگا، یا اسے نافرمانی میں خرچ کریگا.

امام احمد سے اس کا جواز مروی ہے: کیونکہ وقف میں ان میں سے کی تخصیص کے متعلق قول ہے کہ: اگر وہ ضرورتمند ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر ترجیح کے طور پر میں اسے ناپسند کرتا ہوں.

اور عطیہ اس کے معنی (یعنی وقف کے معنی) میں ہے، اور اس کے ظاہری الفاظ تو ایك دوسرے کو فضیلت دینے یعنی کسی کو زیادہ اور کسی کو کم دینے، یا ہر حال میں مخصوص کرنے کی ممانعت پر محمول ہیں، اور پہلا معنی ان شاء اللہ زیادہ بہتر ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (5 / 388) مختصرا

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" اولاد کو عطیہ دینے میں مشروع تو یہی ہے کہ انہیں عطیہ دینے میں برابری کا سلوک کیا جائے، اور ان کے درمیان کسی کو زیادہ اور کسی کو کم دینا جائز نہیں لیکن کسی شرعی جواز کی بنا پر ایسا کیا جا سکتا ہے؛ کہ ان میں سے کوئی ایک معذور ہو، یا اس کا گھرانہ بڑا ہو، یا وہ طلب علم میں مشغول ہو.

یا اپنے کسی فاسق بیٹے یا بدعتی بیٹے کو عطیہ نہ دینا جائز ہے، یا وہ حاصل کردہ عطیہ کو اللہ کی نافرمانی میں استعمال کرے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (16 / 193).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا فتاوی الکبری (5 / 435) بھی دیکھیں.

واللہ اعلم .